ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار ۔ فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی للعہ سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مستقل آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۱۴ ۔ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۲۵ء یوم سہ شنبہ مطابق ۱۹ رمضان ۱۳۴۳ھ ۔ جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ حضرت اُم المومنین رض کی طبیعت رُو بصحت ہے۔

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے احباب دور دراز سے تشریف لائے ہیں۔ جن کی رہائش کا انتظام بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں کیا گیا ہے۔ کانفرنس کے اجلاس سرگرمی کے ساتھ شروع ہیں۔ پہلے دن کی مختصر روئداد اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے ؛

مجلس مشاورت کی وجہ سے جناب حافظ روشن علی صاحب کا درس قرآن ۱۱ و ۱۲ اپریل کو نہ ہوا۔ مگر باوجود اس کے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ سارے قرآن کریم کا درس رمضان المبارک میں پورا ہو جائیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا نکاح مبارک

یہ خبر نہایت مسرت اور انبساط کے ساتھ سنی جائیگی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح ۱۲ و ۱۳ اپریل ۱۹۲۵ء کی درمیانی رات کو بعد از نماز مغرب محترمہ سارہ بیگم صاحبہ بنت مولانا مولوی عبد الماجد صاحب پروفیسر عربی بھاگلپور کالج سے ہوگا۔ یہ نکاح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس قدر سلسلہ کے لئے برکات کا موجب ہوگا۔ اس کا اس وقت اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ البتہ صرف اتنا بتایا جا سکتا ہے کہ خواتین سلسلہ کے متعلق اس تعلیمی پروگرام کو جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش نظر ہے۔ عمدگی سے چلانے کے لئے یہ تقریب سعید وقوع میں آرہی ہے۔ محترمہ مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ عربی اور فارسی کی بہت اچھی قابلیت رکھتی ہیں۔ اور سلسلہ کے لٹریچر سے بھی خوب واقف ہیں ان کا علمی ذوق و شوق بہت بڑھا ہوا ہے۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تربیت ان کی علمی قابلیت کو چار چاند لگا دیگی۔ اور حضور ان کے ذریعہ خواتین سلسلہ کو اعلیٰ تعلیم دے سکیں گے۔ ہماری دلی دُعا ہے۔ اور ساری جماعت احمدیہ اس دعا میں شریک ہوگی کہ خدا تعالیٰ اس مبارک نکاح کو ان پاک اور نیک اغراض سے بھی بڑھ کر سلسلہ کے لئے باعث برکت بنائے۔ جو اس وقت مد نظر ہیں۔

اس موقع پر ہم جناب مولانا مولوی عبد الماجد صاحب اور ان کے تمام خاندان کو اس مبارک تعلق کی وجہ سے جو خاندان نبوت اور امام جماعت احمدیہ سے ہوا ہے خلوص قلب سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں نیز اس مبارک تعلق پر نہ صرف یہ خاندان بلکہ تمام یو۔پی اور صوبہ بہار کی احمدیہ انجمنیں بجا طور پر فخر کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ اور ہم بھی انہیں اس پر مبارکباد کہتے ہیں ؛

مجلس مشاورت جماعت احمدیہ کی مختصر روئداد

مشاورت کا پہلا دن

سوالات کے جواب اور سب کمیٹیوں کا تقرر

امسال مجلس مشاورت جماعت احمدیہ کا افتتاح دس بجے کے قریب حسب معمول تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا اور تلاوت قرآن کریم کے بعد جو جناب حافظ روشن علی صاحب نے کی۔ فرمایا۔ مختلف علاقہ جات پنجاب کے لئے علاوہ سندھ۔ حیدر آباد دکن کلکتہ۔ یو۔ پی وغیرہ حصص ملک کے نمائندے بھی موجود تھے مگر بہت تھوڑے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر سی تقریر کے ساتھ مجلس کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد ناظر صاحبان صیغہ ہائے سلسلہ نے اپنے اپنے صیغہ کے متعلق ان سوالات کے جواب دیئے۔ جو بیرونی اصحاب نے کاروبار سلسلہ کے متعلق دریافت کئے تھے۔ جو چھاپ کر متعلقہ صیغوں کو جوابات کی تیاری کے لئے مجلس کے انعقاد سے پہلے دے دیئے گئے تھے۔ اور قائم مقامان جماعت ہائے احمدیہ کو اجلاس کے افتتاح سے قبل تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ جوابات دینے کا وہی طریق تھا۔ جو پارلیمنٹوں میں رائج ہے کہ سوال کا نمبر بتا کر جواب سُنا دیا جاتا تھا۔ اس طرح بہت تھوڑے سے وقت میں تمام سوالات کے جو تعداد میں ۱۶۸ تھے۔ جوابات دے دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر ایک صیغہ کے ناظر صاحب اور جنرل سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے اپنے اپنے صیغہ کی رپورٹیں سنائیں۔ اور پھر صیغہ دعوت و تبلیغ۔ صیغہ تعلیم و تربیت۔ صیغہ بیت المال۔ صیغہ تالیف و تصنیف اور صیغہ لنگر خانہ کے لئے سب کمیٹیاں مقرر ہوئیں۔ اور اجلاس نماز کے لئے برخاست ہوا۔ نماز مسجد نور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پڑھا کر تشریف لے آئے۔ اور سب کمیٹیوں نے اپنے اجلاس علیحدہ علیحدہ شروع کئے۔ اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بجائے اس کے کہ جس صیغہ کے متعلق سب کمیٹی ہو۔ اسی صیغہ کا ناظر پریزیڈنٹ ہو۔ یہ تغیر فرمایا کہ پریزیڈنٹ ناظر کی بجائے دوسرا آدمی مقرر کیا۔ ان سب کمیٹیوں کی طرف سے کل (۱۲۔ اپریل) رپورٹیں برائے غور مجلس کے اجلاس میں پیش ہونگی۔ اس کے متعلق انشاء اللہ آئندہ لکھا جائیگا۔

مجلس کے اجلاس میں داخلہ اس دفعہ بھی بذریعہ ٹکٹ تھا۔ جو جماعت کے قائم مقاموں کے لئے علیحدہ اور وزیٹروں کے لئے علیحدہ مقرر کئے گئے۔ مستورات کے لئے برعایت پردہ ہال کی مشرقی گیلری کے نیچے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ کچھ وزیٹر ہال کی مغربی نچلی گیلری میں اور کچھ اوپر کی گیلریوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انتظام ہر دو اسکول مدرسہ احمدیہ اور ہائی اسکول کے لڑکوں اور اساتذہ کے سپرد تھا۔ جو قابل تعریف تھا۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

اباکور میں شاندار مسجد کا افتتاح

۳۳ نئے احمدی

بہت مدت سے خاکسار کی طرف سے کوئی رپورٹ مغربی افریقہ کے مشن کے متعلق اخبار میں نہیں چھپی۔ جس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لنڈن تشریف لیجانے پر خاکسار کو بھی حضور نے اپنی غریب نوازی اور بندہ پروری سے وہاں پہنچکر قدمبوسی کا شرف حاصل کرنے کی اجازت بخشی۔ جیسر عاجز ۱۶ر اگست ۱۹۲۴ء کو یہاں سے روانہ ہوکر ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۴ء کو حضور کی خدمت میں لنڈن پہنچا۔ اور ۹ر دسمبر ۱۹۲۴ء تک وہاں ٹھہر کر ۱۰ر دسمبر کو واپس افریقہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور ۲۴ر دسمبر کو سالٹ پانڈ واپس پہنچا۔

میری عدم موجودگی میں گو مسٹر یعقوب امین کیتین نوجوان و مخلص سکرٹری جماعت گولڈ کوسٹ نے کام چلایا۔ جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اس کا احسن سے احسن بدلہ ان کو عطا کرے لیکن پھر بھی کام کا ایک طومار میرے بعد جمع ہو گیا۔ اور اب نیا کام تو درکنار پچھلے بقایا کے سرانجام دینے میں شب روز ایک ہو رہے ہیں۔

سالانہ کانفرنس ۲۲ر لغایت ۲۴ر جنوری ۱۹۲۵ء ہماری سالانہ کانفرنس بموضع اسیام میں منعقد ہوئی۔ جہاں تین صد سے اوپر احباب جمع ہوئے۔ ان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے لنڈن میں ورود اور قیام کے حالات اخبار مفصل بتا کر ان سے اپیل کیا گیا کہ اب نہایت مستعدی سے کام کو جاری رکھیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ نے جو سلسلہ کی اشاعت کا جو کام اخباروں کے ذریعہ انجام دلایا ہے۔ اور اس کا اثر لوگوں کے قلوب پر ابھی تازہ ہے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلی ضرورت مدرسہ تعلیم الاسلام احمدیہ سالٹ پانڈ کا مضبوط کرنا اور سالٹ پانڈ میں ایک مسجد بنانا ہے چنانچہ حاضر الوقت احباب نے حسب توفیق ان عمارات کے لئے اپنے وعدے لکھائے اور کل تعداد وعدوں کی ۲۴۲ پونڈ ۱۰ شلنگ ۶ پنس تک پہنچی نیز اس جلسہ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے بھی عطیے حاصل کئے جائیں۔ چنانچہ اسپر بھی احباب نے نہایت اخلاص دکھایا اور مبلغ یک صد دو پونڈ کے قریب یعنی کل قرضہ کا تیسرا حصہ فوراً جمع کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مسجد اباکور کا افتتاح اباکور میں احباب نے ایک نہایت شاندار مسجد تیار کی ہے۔ جو گولڈ کوسٹ کی ساری مساجد سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اور جسپر پانصد پونڈ سے اوپر رقم صرف ہوئی ہے۔ اس کے افتتاح کی تاریخ ۱۲ر فروری مقرر کی گئی۔ چنانچہ ۱۲ر فروری کو خاکسار وہاں پہنچا۔ بڑی سڑک (جہاں پر موٹر جا سکتی ہے) سے ۵ میل اندرون جنگل میں یہ گاؤں واقع ہے۔ وہاں پر پیدل یا ڈولی کے سوا چارہ نہیں۔ میرے لئے گو ڈولی مہیا کی گئی تھی۔ لیکن میں نے احباب کے ساتھ پیدل ہی چلنا پسند کیا۔ اگرچہ نصف فاصلہ طے کر چکنے کے بعد احباب کے اصرار پر میں ڈولی میں سوار ہو گیا۔

۱۳ر فروری بروز جمعہ چار صد لوگوں کے مجمع میں (جنمیں غیر احمدی عیسائی اور بت پرست بھی موجود تھے) ساڑھے نو بجے صبح کے یہ مسجد کھولی گئی دو رکعت نماز نفل اسمیں ادا کر کے مختصر سا خطبہ بیان کیا جس میں مساجد کو آباد رکھنے کی ترغیب دی گئی۔ اسی دن بعد نماز جمعہ کھُلی ہوا میں مذکورہ بالا مجمع کی موجودگی میں اسلام کی حقانیت پر لیکچر دیا گیا۔ یہاں پر عمارات مسجد و سکول کیلئے ایک سو ساٹھ پونڈ کے وعدے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنے اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق بخشے۔ اور سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

درخواست دعا آج جبکہ میں رپورٹ لکھ رہا ہوں ہم کسی سب قطعہ زمین کی تلاش کر رہے ہیں۔ قیمتیں بہت مہنگی ہیں۔ پھر عمارات کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ جماعت کمزور اور غریب ہے۔ اسلئے جملہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہماری کامیابی کے لئے بہت بہت دعائیں فرمائیں۔

تعلیم الاسلام احمدیہ سکول اسوقت ایک سو سے اوپر لڑکے اور چند لڑکیاں اسمیں داخل ہیں نصف حصہ ان کا عیسائی ہے۔ بعض عیسائی لڑکے بھی عربی پڑھتے ہیں۔ اگلے سال ارادہ ہے کہ عربی تعلیم سب کے لئے لازمی کر دی جائے۔ انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۴ اپریل ۱۹۲۵ء

اہل یورپ کو مسلمان بنانا آسان ہے
مگر
اسلام کو ان سے بچانا مشکل ہے

جس غرض کو مدنظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر یورپ اختیار فرمایا تھا۔ وہ ایک ہی غرض اور بہت بڑی غرض حضور نے یہ فرمائی تھی۔ کہ اسلام کو مستقبل میں یورپ سے جو خطرہ ہے۔ اس کا مطالعہ کیا جائے۔ اور اس کے ازالہ کے لئے تجاویز سوچی جائیں۔ اس امر کا ذکر حضور نے اپنی مختلف تقریروں اور تحریروں میں کرنے کے علاوہ دوران سفر کے اپنے ایک مکتوب گرامی میں جن دردناک اور الم انگیز الفاظ میں فرمایا تھا۔ وہ ناظرین الفضل کو بھولے نہ ہونگے۔ حضور نے ان مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے جو اہل یورپ کو اسلام میں حائل ہیں۔ فرمایا تھا:-

"سینکڑوں دقتیں ہیں۔ جو مغرب کی تبلیغ کے رستہ میں ہیں۔ اور جن میں سے بہت سی ایسی ہیں۔ کہ ان میں مغربی نو مسلم مجبور معلوم ہوتا ہے۔ پس یہی ہوگا۔ کہ وہ اسلام کو قبول کریگے بلکہ اپنی رسموں کو نہیں چھوڑیگا۔ اور مسلمان ہونے کے بعد جب وہ وہی کام کرتا رہے گا۔ جو وہ پہلے کرتا تھا۔ تو آہستہ آہستہ اس میں یہ خیال پیدا ہو جائیگا۔ کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اسلام ایک بدلی ہوئی صورت میں یورپ میں قائم ہو جائیگا۔ اور ان سے آگے وہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائیگا۔ جس طرح یورپ نے مسیحیت کو تباہ کیا تھا۔ العیاذ باللہ۔ وہ اسلام کو بھی دوستی کے جامہ میں تباہ کر دیگا۔

پس ہم دو آگوں میں ہیں۔ اور ہماری مثال وہی ہے کہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اس مشکل کا علاج سوچنے کے لئے یا وہاں کے مقامی حالات معلوم کرنے کے لئے تاکہ مبلغوں کی سختی سے نگرانی ہو سکے۔ اور جہاز کو چٹانوں میں سے بحفاظت گذارا جا سکے۔ اس سفر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور غالباً آپ لوگ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ کیسی مشکل غرض ہے۔ سوائے خدا تعالیٰ کی مدد کے ہم اس مشکل کو حل نہیں کر سکتے۔ مسلمان بنانا آسان ہے۔ مگر اسلام کو ان سے بچانا مشکل ہے۔"

اسی امر کی مزید تشریح فرماتے ہوئے حضور نے لکھا:-

"بالکل ممکن ہے۔ کہ یورپ میں چاروں طرف سے اللہ اکبر کی آوازیں آنے لگیں۔ اور سب جگہ گرجوں کی جگہ مسجدیں بن جائیں۔ لیکن یہ فرق ظاہر کا ہوگا۔ لوگ تثلیث کی جگہ توحید کا دعویٰ کرینگے۔ مسیح کی جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت زیادہ کرینگے۔ مسیح موعود پر ایمان لائینگے۔ گرجوں کی جگہ مسجدیں بنائینگے۔ مگر ان میں وہی ناچ گھر۔ وہی عورت اور مرد کا تعلق۔ وہی شراب۔ وہی سامان عیش نظر آئینگے یورپ یہی رہے گا۔ گو وہ بجائے عیسائی کہلانے کے مسلمان کہلائیگا۔ میری عقل یہی کہتی ہے کہ حالات ایسے ہی ہیں۔ مگر میرا ایمان کہتا ہے۔ کہ تیرا فرض ہے۔ کہ تو اس مصیبت کو جو اگر اسلام پر نازل ہوئی۔ تو اس کو کچل دیگی۔ دور کرنے کی کوشش کر غور کر اور فکر کر۔ اور دعا کر۔ پھر غور کر اور فکر کر اور دعا کر۔ اور پھر غور کر اور فکر کر۔ اور دعا کر۔ کیونکہ تیرا خدا بڑی طاقتوں والا ہے شاید وہ کوئی درمیانی راہ نکالدے۔ اور اس تباہی کو جو اسلام کے سامنے ایک نئے رنگ میں کھڑی ہے۔ دور کر دے۔"

ان سطور میں جس خطرہ جس مصیبت اور جس تباہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے جتنی بھیانک اور لرزہ پیدا کرنیوالی ہے اتنی ہی چونکہ گہری۔ پوشیدہ اور عمیق بھی ہے۔ اس لئے اس کا دیکھنا اور احساس کرنا کسی معمولی انسان کا کام نہیں۔ بلکہ خاص الخاص انسان ہی کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کسی کو اس کا احساس نہیں ہوا۔ اور نہ کسی نے اس کے متعلق کچھ کہا ہے۔ بلکہ اس کا احساس ہونا یا اس کے مقابلہ کے لئے کچھ کوشش کرنا تو الگ رہا۔ اسوقت جبکہ امام جماعت احمدیہ نے نہایت واضح اور مفصل طور پر اس کا اظہار کر دیا ہے۔ اب بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو اس خطرہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اسے بالکل بے حقیقت اور فرضی قرار دیتے ہیں ایسے لوگوں میں سب سے اول درجہ پر ہمارے غیر مبائع دوست تھے۔ اور جو اپنے ووکنگ مشن کی وجہ سے یورپ میں کئی سال سے تبلیغ اسلام کرنے اور اس کا کافی تجربہ رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

509

ان اصحاب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ پر جس کی غرض مذکورہ بالا خطرہ کے انسداد کی تجاویز سوچنا بیان کر دی گئی تھی۔ جس رنگ اور جس طرح میں استہزا اور تمسخر کیا۔ وہ ثبوت تھا اس بات کا کہ ان کے نزدیک سفر کی یہ بیان کردہ غرض ایسی نہیں جو معقول سمجھی جائے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے۔ وہ خود ہی یورپین اسلام کا وہ نمونہ پیش کر چکے ہیں۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا سطور میں بیان فرمایا ہے۔ اور اپنے آپ ثابت کیا ہے کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جو خطرہ بیان کیا ہے۔ وہ کوئی خیالی اور فرضی خطرہ نہیں۔ بلکہ حقیقی خطرہ ہے اور اس کا ظہور یورپ کے ان لوگوں کے ذریعہ ہونا شروع ہو گیا۔ جو اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے ووکنگ کے رسالہ اسلامک ریویو میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس کا ترجمہ فروری ۱۹۲۵ء کے رسالہ اشاعت اسلام لاہور میں درج کیا گیا۔ اگر یہ مضمون لارڈ ہیڈلے اپنی ذاتی حیثیت سے شائع کراتے۔ تو بھی خاص اہمیت رکھتا تھا۔ لیکن دراصل یہ مضمون ان کی ایک تقریر ہے۔ جو انہوں نے بحیثیت صدر برٹش مسلم سوسائٹی فرمائی۔ اور برٹش مسلم سوسائٹی وہ ہے۔ جس کے متعلق اسلامک ریویو یہ اعلان کر چکا ہے کہ:-

"اب خدا کے فضل سے نو مسلموں کی تعداد اس قدر ہے۔ کہ انہوں نے علیحدہ سوسائٹی بنائی ہے جس کا نام برٹش مسلم سوسائٹی رکھا ہے۔ اور جس کے پریذیڈنٹ لارڈ ہیڈلے بالقابہ ہیں۔"

اور لارڈ ہیڈلے بالقابہ نے وہ تقریر کرنے سے قبل جس کے اقتباس ابھی پیش کئے جاوینگے۔ فرمایا:-

"اس سوسائٹی کا پہلا پریذیڈنٹ ہونے کے لحاظ سے میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میں ان تمام لوگوں کے خیالات کا ترجمان ہوں گا۔ جو ہماری اس انجمن میں کسی قسم کی دلچسپی رکھتے ہیں۔"

اس حیثیت میں انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اسے ان تمام نو مسلموں کی رائے سمجھنا چاہیئے۔ جو ووکنگ مشن کے ذریعہ مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں :-

"ہمیں اہل مغرب کو یہ دکھلانا ہے۔ کہ اس مذہب کو عام طور پر قبول کر لینے سے ان کے خاص معزز وضع و اطوار میں چنداں فرق نہ آئیگا ... مشرق اور مغرب کے حالات زندگی بہت حد تک ایک دوسرے سے مختلف اور نہ وہ عادات ورواج اس وقت موجود ہیں۔ جو آج سے ۱۳ سو برس پہلے موجود تھے۔ لیکن وہ عظیم الشان اور بنیادی اصول جو آنحضرت صلعم نے اس وقت قائم کئے۔ اور آج بھی ویسے ہی صحیح اور مناسب حال ہیں۔ جیسے وہ آپ کے زمانہ میں تھے۔ .... جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ پر ایمان رکھنا ہماری نجات کے لئے ضروری ہے ... تو اس اسلام کو ماننے میں کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کوئی اہل مغرب اس پر اعتراض کر سکتا ہے۔

لیکن اگر بعض مراسم وشعار پر بہت زور دیا جائے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے کے خاص لوگوں کے مختلف حالات اور مختلف آب وہوا میں مناسب حال تھے۔ اور یہ زور دیا جائے۔ کہ یہ مراسم اصولاً اہم ہیں۔ تو ہمارے لئے اس وقت ترقی کرنا مشکل ہو جائے گا"

ان الفاظ میں یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ اسلام صرف تعظیم لامر اللہ۔ و شفقت علی خلق اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ باقی وہ مراسم اور شعار جن کی اسلام نے تلقین کی ہے۔ اور جو اسلام کے نزول کے وقت مرتب ہوئے تھے۔ ان پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ آج سے تیرہ سو برس پہلے کے خاص لوگوں کے مختلف حالات اور مختلف آب وہوا میں مناسب حال تھے۔ اب دنیا کے مناسب حال نہیں۔

لارڈ صاحب اسی تقریر میں فرماتے ہیں :-

"اس ملک (انگلستان) میں کسی کو یہ خطرہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اسلام کے اس ملک میں ایک مسلم مذہب ہو جانے سے ایک مغربی قوم کے قوانین بدل جائیں گے۔ میرا ارادہ اس بات پر بحث کرنے کا نہیں۔ کہ تعدد ازدواج کا مسئلہ بعض حالات میں مفید ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگرچہ یہ آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے مروج ہو جانے سے اس ملک میں بعض قسم کی تکالیف اور مشکلات بہت زیادہ پیدا ہو سکتی ہیں۔

تعدد ازدواج کے مسئلہ کو جس پر مشرقی ممالک میں بہت قدیم ایام سے عمل ہو رہا ہے۔ بعض حزم و احتیاط سے کام نہ لینے والے جوشیلے جن کا وہم اسلام کو بدنام کرنے کے اسلامی رواج کہہ دیتے ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ سچ نہیں۔ .... حضرت محمد نے ایک انقلاب عظیم ترقی کی طرف پیدا کر دیا۔ اس نے موجودہ رواج تعدد ازدواج میں یوں اصلاح کی۔ کہ ان عورتوں کی تعداد کی جو ایک مرد اپنے نکاح میں لا سکتا ہے۔ حد بندی کر دی .... یہ امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ کہ ایک قدیم الایام مشرقی رواج فی الفور موقوف کر دیا جائے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ایک بڑی بھاری اصلاح کر دی گئی"۔

یہ تعدد ازدواج کے متعلق لارڈ صاحب کی رائے ہے اور وہ اہل یورپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اسلام قبول کر لینے کی صورت میں ضروری نہیں۔ کہ ان کے اس قسم کے قوانین بدل جائیں۔ اور وہ تعدد ازدواج کو جائز ماننے لگیں۔

اس کے بعد شراب نوشی کے متعلق فرماتے ہیں :-

"اعتدال سے شراب نوشی ایک عام رواج اس ملک کا ہے۔ ان حالات میں ایک یکلخت انقلاب کی توقع کر لینا ایک بہت بڑی توقع ہے۔ بہرحال یہ خلاف مصلحت ہو گا کہ آغاز میں ہی بہت سے سخت قواعد کی پابندی کرائی جائے۔ اگر ہم اس وقت چھوٹے چھوٹے امور پر زور دیں۔ تو ہم پر مراسم پرستی کا الزام لگے گا"۔

گویا شراب نوشی سے منع کرنا چھوٹے چھوٹے امور پر زور دینا اور مراسم پرستی کا ملزم بننا ہے۔ اور جو لوگ پہلے ہی اعتدال سے شراب نوشی کرتے ہوں۔ ان پر یک لخت زور دینے کی ضرورت بھی کیا ہے۔

اس کے آگے آپ نے نماز کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے :

"ایک مصروف زندگی والے شہری کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ پنجوقتہ اسلامی طریق پر مقررہ اوقات میں نماز ادا کرے۔ یہ لوگ تو سجود و رکوع کے لئے وقت بھی نہیں پا سکتے۔ اگرچہ وہ مقدس پیغمبر کے کامل پیرو ہوں۔ ہاں وہ چپکے ہی چپکے دل میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح القدس نازل ہو کر تمام حالات کے اندر اس کی ہدایت کرے۔ اور اس کے دل پر اس کا کامل تسلط ہو .... ہمیں اپنی ساری کوشش اس بات پر صرف کر دینی چاہیئے۔ کہ بنیادی اصول ایک محکم بنیاد پر قائم کر دیئے جائیں۔ اور اس الہامی مذہب کی خوش اسلوبی وسادگی پر توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ خود بخود ہمارے مردوں اور خواتین کو آہستہ آہستہ اپنے فروعی فوائد کی طرف کھینچ لے گی"۔

یہ نماز پنجوقتہ کی یورپی شکل وصورت ہے۔ جو لارڈ صاحب نے تجویز کی۔

اب ایک طرف ان اقتباسات کو دیکھئے اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ کو دیکھئے جو آپ نے یورپ میں اسلام کو خطرہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔ صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ لارڈ صاحب کے بیان ان کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔ اور یہ بھی۔ کہ وہ خوفناک خطرہ شروع ہو چکا ہے۔

ہمارے غیر مبایع دوست اس کی خواہ کچھ تاویلیں کریں۔ مگر صاف بات یہی ہے۔ کہ اہل یورپ کو مسلمان بنانا آسان ہے۔ مگر اسلام کو ان سے بچانا مشکل ہے۔ اور اگر اس خطرہ کو ابھی سے محسوس کر کے اس کا انتظام نہ کیا گیا۔ تو بہت بڑے خطرات کا موجب ہوگا۔ ہماری جہاں یہ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس خطرہ سے اسلام کو بچائے۔ وہاں یہ بھی دلی تمنا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعے وہ تجاویز بروئے کار آ جائیں۔ جو حضور نے اس بارے میں تجویز فرمائی ہیں۔ اور جو مشیت الٰہی نے حضور کے لئے ہی مخصوص رکھی تھیں۔

جس رسالہ میں لارڈ ہیڈلے بالقابہ کی وہ تقریر شائع کی گئی جس کے اقتباس اس مضمون میں درج کئے گئے ہیں۔ اسی میں ایڈیٹر صاحب رسالہ نے اپنی طرف سے بھی ایک نوٹ شائع کیا جس میں ایک طریق سے اس تقریر پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ابتدا میں اشاعت اسلام کے لئے اسی قسم کے حالات پیش آنا ضروری ہیں۔ جن کی آہستہ آہستہ اصلاح ہوتی جائے گی۔ یعنی یورپ کے نومسلم آہستہ آہستہ اسلام کے تمام احکام پر عمل کرنے لگ جائیں گے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ خیال کرنا اگر دوسروں کو دھوکہ دینا اور انہیں اندھیرے میں رکھنا نہیں تو خیال کرنے والا اپنے آپ کو ضرور دھوکہ دے رہا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ لارڈ ہیڈلے صاحب کے فقرات سے ظاہر ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ رہے۔ کہ نومسلم آہستہ آہستہ اسلامی احکام پر عمل کریں گے۔ بلکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں تیرہ سو سال پہلے کے احکام پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کو نئی شکل دینا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تعدد ازدواج کی اجازت نہ ہو۔ تھوڑی سی شراب پی لینا ممنوع نہ ہو۔ نماز اس طریق سے جس کا اسلام میں حکم ہے نہ پڑھی جائے بلکہ چند لمحے خوشی کے ساتھ دعا کر لینا کافی ہو۔ اگر خدانخواستہ اس شکل کا اسلام یورپ میں پھیلا۔ تو یہ اسلام کی اشاعت نہ ہو گی۔ بلکہ اسلام کی تباہی کا باعث ہو گی۔ اسی کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ خاص طور پر مبذول ہوئی۔ اور حضور نے سفر یورپ اختیار فرمایا تھا پس یورپ کی طرف سے اسلام کیلئے یہ کوئی معمولی خطرہ نہیں جس سے ایک سچا مسلم اور اسلام سے دلی ہمدردی رکھنے والا ایک دم کیلئے بھی چین اور اطمینان سے بیٹھ سکے۔ اسلام کے راستہ میں یہ ایک

بڑا بھاری خطرہ ہے۔ خدا تعالیٰ اسلام کو اس [illegible] سے محفوظ رکھے۔ آمین

کیا مولوی ظفر علی خان صاحب مباحثہ کیلئے تیار ہونگے؟

ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خاں صاحب اس امر کے قائل ہیں۔ کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور اس امر کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے اپنے اخبار زمیندار میں ایک سلسلہ مضامین شائع کیا ہے۔ ان کے اس دعوے کے برخلاف ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ اسلام نے نبی نوع انسان کو ضمیر کی کامل آزادی عطا کی ہے۔ اور کہ محض ارتداد کی سزا اس دنیا میں کوئی نہیں۔ چونکہ مولوی ظفر علی خانصاحب کی تحریرات سے اسلام کی تعلیم پر ایک نہایت بے جا الزام آتا ہے۔ اور یہ ظن کہ اسلام کی اشاعت اور حفاظت تلوار سے ہوئی۔ اور زیادہ مضبوط ہو کر تبلیغ اسلام کے راستہ میں روک ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے مولوی ظفر علی خاں صاحب کو اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء کے ذریعہ چیلنج دیا تھا کہ وہ ہمارے قائمقام کے ساتھ اس مسئلہ پر گفتگو کرکے اپنے اس ادعائے باطل کا ثبوت دیں مگر آج تک مولوی صاحب موصوف کی طرف سے کوئی تحریر اس چیلنج کی منظوری کے متعلق وصول نہیں ہوئی۔ البتہ اخبار زمیندار مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۵ء میں "افکار و حوادث" کے عنوان کے ماتحت ایک تحریر شائع ہوئی ہے۔ جس کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ آیا وہ مولوی صاحب موصوف کے علم اور ایماء سے لکھی گئی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس تحریر کے لکھنے والے نے متانت اور سنجیدگی سے بالکل الگ ہو کر بہت کچھ ناشائستہ لکھا ہے۔ حالانکہ ایک اسلامی مسئلہ کے متعلق گفتگو کرتے وقت چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ اپنی عادت کو کم از کم کچھ وقت کے لئے تو ترک کر دیتے۔ اور متانت اور سنجیدگی سے اس موضوع پر قلم اٹھاتے۔ مگر مسلمانوں کی حالت پر افسوس ہے کہ ان کے پیشرو ایک مذہبی معاملہ میں بھی سنجیدگی کو اختیار نہیں کر سکتے۔ لہذا ہم ان کی ناشائستہ حرکات سے درگذر کر کے اصل معاملہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ زمیندار کے مضمون کا ضروری حصہ یہ ہے۔ جس پر سہولت جواب کی غرض سے ہم نے نمبر لگا دیئے ہیں:-

"(۱) رہا یہ معاملہ کہ مولانا آپ سے مباحثہ کریں۔ اس کے لئے مولانا بالکل تیار ہیں۔ اور بفضل خدا اس وقت سے تیار ہیں۔ جب سید دلاور شاہ ابھی کتم عدم سے عالم وجود میں بھی تشریف نہ لائے تھے (۲) لیکن ہماری شرط یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے مولانا ہوں۔ تو لازم ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے حضرت مسیو مرزا بشیر الدین محمود احمد ہوں تاکہ ذرا برابر کی چوٹ کا لطف آئے۔ (۳) اگر مسیو مرزا تیار نہ ہوں۔ اور مولانا کا سامنا کرتے ہوئے گھبرائیں تو پھر بھی ہم یہ نہ کہیں گے کہ ہار گئے۔ بلکہ کوئی اور قادیانی مولوی صاحب آجائیں۔ ہم بھی اپنی طرف سے کسی اور عالم کو متعین کر دینگے۔ (۴) عام طور پر ان مباحثات کے لئے تحریری مناظرے کا انداز مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ اور سید دلاور شاہ کے پیر و مرشد مرزا غلام احمد صاحب بھی تحریری مباحثہ کے بہت شوقین تھے۔ اگر قادیانیوں کو مولانا سے تحریری مباحثہ کرنا منظور ہو۔ تو اس کی ترکیب سب سے بہتر یہی ہے۔ کہ جب مولانا کا مضمون اسلام اور قتل مرتد ختم ہو جائے۔ تو خود مسیو مرزا اسکا جواب لکھیں۔ اس کے بعد عوام خود فیصلہ کریں گے۔ کہ حق کس طرف ہے"۔ (زمیندار مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۵ء)

فقرہ اوّل میں بظاہر تو مولوی ظفر علی خاں صاحب کی طرف سے مباحثہ کے لئے پوری آمادگی ظاہر کی ہے۔ اور ایک ایسی شہادت دی ہے۔ جس کے وہ خود رویت کے گواہ نہیں ہو سکتے۔ ہم تو یہ بھی تسلیم کر لینے کو تیار ہیں۔ کہ شاید مولوی صاحب اس سے بہت مدت قبل جبکہ ابھی آپ نے دنیا کی ہوا تک نہ کھائی تھی مباحثہ کے لئے تیار ہونگے۔ لیکن ہمیں یہ سمجھ نہیں آیا۔ کہ اس میں کونسی فخر کی بات ہے۔ جس کے لئے اسے پیش کرنا ضروری سمجھا ہے۔ کیونکہ اگر مولوی صاحب باوجود اس قدر دیرینہ تیاری کے اب آمادہ نہیں۔ تو گذشتہ کا ذکر محض اپنی تہذیب اور شائستگی کا ثبوت دینا ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ مولوی صاحب اس دیرینہ تیاری کا عملی ثبوت اب دیں:-

فقرہ نمبر دوم سے ظاہر ہے۔ کہ احقاق حق کی غرض سے نہیں۔ بلکہ "برابر کی چوٹ کا لطف" اٹھانے یا مباحثہ سے فرار کی غرض سے الٹے سیدھے شرائط لگا دیئے ہیں۔ لیکن تنگ ظرفی سے نہیں "برابر کی چوٹ کا لطف" اٹھانے کا حق اپنے لئے مخصوص کر لینا چاہیئے۔ بلکہ انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسرے فریق کو بھی برابر کا حق دینا چاہیئے۔ مولوی ظفر علی خاں صاحب جانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایک کثیر جماعت کے واجب الاطاعت امام ہیں۔ اور اس کے بالمقابل مسلمانوں میں آج ایک بھی ایسا شخص نہیں۔ جو مسلمانوں میں وہ حیثیت رکھتا ہو۔ جو حضور کو اپنی جماعت میں ہے۔ اور ہم مولوی ظفر علی خاں صاحب کو کسی لحاظ سے بھی اس قابل نہیں سمجھتے۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ بحث کے حقدار قرار دیئے جا سکیں۔ لہذا ہم آپ کے لطف کی قدر رکھتے ہوئے یہ تجویز کرتے ہیں۔ کہ اگر برابر کی چوٹ کا شوق ہو۔ تو ہمارے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے بالمقابل اپنے "خلیفۃ المسلمین" کو لائیے۔ اور اگر ان کی خلافت داقتدار مصطفٰے کمال پاشا کی ٹھوکروں سے چکنا چور ہو چکا ہے۔ تو امیر امان اللہ خاں صاحب جن کو اس واقعہ کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اور جنہوں نے شریعت اسلام کے اس فیصلہ کو عمل میں لانے سے قبل غالباً اپنا اطمینان کر لیا ہوگا۔ مقابل پر لائیے۔ تاکہ دوسرے بھی آپ کے اس لطف میں برابر کے شریک ہو سکیں۔ اور اس طرح سے بحث کی بلا بھی مولوی ظفر علی خاں صاحب سے ٹل جائے گی جس کے لئے آپ یہ حیلے تلاش کر رہے ہیں۔ اس "چوٹ کے لطف" کا تصفیہ تو ہم مولوی ظفر علی خاں صاحب پر چھوڑتے ہیں۔ ہاں اس امر کی طرف مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ یہ شرط دراصل مباحثہ سے فرار کے مترادف ہے۔ یہ بھلا کونسا اصول ہے۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور کے چیلنج کو منظور کرنا اس شرط سے مشروط کیا جائے۔ کہ فلاں شخص مدمقابل ہو۔ اس کی مثال ایسی ہوگی۔ کہ بالفرض مولوی ظفر علی خاں صاحب کسی غیر مسلم کو اسلام کے کسی مسئلہ کے متعلق مباحثہ کے لئے چیلنج دیں۔ تو وہ جواب میں کہدے۔ کہ میں اس مباحثہ کو منظور کرتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ میرا مدمقابل قسطنطنیہ کا شیخ الاسلام یا ہندوستان کا امیر شریعت ہو۔ اگر ایک غیر مسلم کا یہ مطالبہ آپ کے نزدیک صحیح ہو تو ہو۔ اصول و قواعد کی رو سے اسے ہرگز درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بہرحال اگر یہ شرط مولوی ظفر علی خاں صاحب کے ایماء سے لگائی گئی ہے۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہیں۔ کہ مولوی صاحب نے مباحثہ سے فرار کو اس رنگ میں چھپانا چاہا ہے:-

فقرہ سوم۔ عملاً اور سنت زمیندار کے دماغی عجائبات کا مرقع اور بدحواسی کا پورا نمونہ ہے۔ خود ہی ایک امر تجویز کرکے اس پر ایک بودی عمارت کھڑی کرکے عوام کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ اور اصل یہ تمام محنت صرف اس مقصد کے لئے ہے۔ کہ کسی طرح سے مباحثہ کا شیخ پیارہ مولوی صاحب کو نہ پینا پڑے۔ اور ان کی جگہ کوئی دوسرا آدمی تجویز کیا جا سکے۔ جیسا کہ فقرہ دوم میں بتایا جا چکا ہے۔ چیلنج کی منظوری نہیں۔ کہ مولوی صاحب اپنا مدمقابل خود ہی تجویز کریں۔ اور اپنی اس کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے فرمائیں کہ "اگر مسیو مرزا تیار نہ ہوں۔ اور مولانا کا سامنا

کرتے ہوئے گھبرائیں تو پھر بھی ہم یہ نہ کہیں گے۔ کہ "ہار گئے" گھبرانے کی بھی خوب ہی کہی۔ کیا کبھی کوئی مومن شیر قاتلین سے ڈرا ہی کرتا ہے؟ آپ ایسے کے مقابل پر گھبراہٹ پیدا ہونے کا احتمال ہوسکے۔ ہمارے گذشتہ مباحثات اس پر دلیل ہیں اور ہماری مومنانہ جراءت تو کابل کے سینکڑوں بھیڑیوں کے سامنے بھی پست نہ ہوئی۔ چنانچہ تاریخ سلسلہ اس قسم کی بے شمار شہادتیں پیش کرتی ہے۔ باقی رہا یہ وعدہ کہ اسے ہار قرار نہ دوگے یہ تو اس کے لئے تسلی کا باعث ہوسکتا ہے۔ جو اس طرح ہار جیت کہنے کو پرلشہ کے برابر وقعت دیتا ہو۔ اس پر طرہ تو یہ ہے کہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۴ء کے اخبار میں یہ وعدہ دیا جاتا ہے۔ اور ۲ اپریل ۱۹۲۵ء کے زمیندار میں اس کے خلاف مقبول احمد کے رجسٹری خط کے جواب کو "مناظرہ سے انکار" قرار دیکر لکھا ہے۔ کہ "جب حقائق سے دوچار ہونا پڑا۔ تو سجادہ نشین آستانہ نبوت پنجابیہ کو بھی پیٹھ دکھاتے ہی بن پڑی"۔ غرض ہر حیلے اور بہانے سے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا نام نامی واسم گرامی درمیان میں لاکر مولوی ظفر علی خاں صاحب کا گلو خلاص کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاکہ جماعت احمدیہ لاہور کے قائمقام سے دوچار ہونے سے بچاؤ ہوسکے۔ اور اسی گھبراہٹ میں مولوی صاحب کی دلی خواہش کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ "ہم بھی اپنی طرف سے کوئی اور عالم متعین کر دیں گے" اگر اس قدر ہیر پھیر سے یہی غرض تھی۔ تو صاف کہہ دیا ہوتا۔ کہ مولوی صاحب بحث کے لئے تیار نہیں۔ یہ تمام داؤ پیچ کرنے کی ضرورت کیا تھی؟

فقرہ چہارم کے متعلق گذارش ہے۔ کہ تحریری بحث کی جو صورت زمیندار میں تجویز کی گئی ہے۔ وہ کسی طرح بھی مفید نہیں۔ البتہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرز کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہونا تو یہ چاہیئے کہ دونوں فریق اپنا اپنا پرچہ مقررہ وقت میں میدان مناظرہ میں ہی لکھکر حاضرین کو سنادیں۔ جیسا کہ آتھم کے مباحثہ میں ہوا۔ اس کے بالمقابل آپ کا تجویز کردہ طریق محض بے نتیجہ ہے۔ ایک فریق گھر پر ایک مضمون تیار کرے۔ اور اخبار میں شائع کرائے۔ اور اسی طرح دوسرا فریق بھی تو اس طریق سے ایک فریق کے دلائل سننے والوں کو دوسرے فریق کے دلائل کا علم تک نہ ہوگا۔ اور نہ اس بحث سے کوئی فائدہ مرتب ہوسکے گا۔ لہذا اگر آپ اس امر کے لئے تیار ہوں۔ کہ میدان مناظرہ میں بیٹھ کر حسب شرائط ہر دو فریق اپنا اپنا پرچہ لکھیں۔ اور وہ حاضرین کو سنا دیئے جاویں۔ اور بعد ازاں ایسے تمام پرچہ جات کو یکجا شائع کردیا جاوے۔ تو پڑھنے والوں اور سننے والوں کے لئے مفید ہوسکتا ہے۔

مسلمانوں میں فقدان نظام اپنے کمال کو پہنچ گیا ہے اور باوجود تنظیم کے شور وغل کے کوئی تجویز بروئے کار آتی نظر نہیں آتی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے تو ایک ذمہ وار قائم مقام بحث کا چیلنج دیتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل دوسرے فریق کی یہ حالت ہے کہ جس شخص کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ وہ خود تو لب سیئے بیٹھا ہے۔ اور ایسے اشخاص چیلنج کا جواب دینے کے لئے اٹھتے ہیں۔ جن کی کوئی حیثیت قوم کی نظروں میں نہیں۔ اور نہ قوم ان کو اپنا قائمقام سمجھنے کے لئے تیار ہے۔ ایسے اشخاص کو چاہیئے۔ کہ وہ چیلنج کا جواب لکھنے یا نیا چیلنج دینے سے قبل قوم سے قائم مقامی کی سند حاصل کریں۔ اور پھر ہمیں مخاطب کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو مخاطب کرکے جن لوگوں نے مباحثہ کیلئے لکھا ہے۔ ان کے متعلق ذیل میں لکھا جاتا ہے:۔

(۱) ایک صاحب مسمی شمس القمر پشاوری استاذ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ لاہور" ہیں۔ جنہوں نے ۲۷ مارچ ۱۹۲۵ء کے اخبار زمیندار میں حضرت خلیفۃ المسیح کے نام چیلنج شائع کیا ہے۔ اور یہ نہیں لکھا۔ کہ انہیں کس جماعت کی قائم مقامی کا فخر حاصل ہے۔ بظاہر آپ کا نام نامی آپ کی علمیت پر کافی روشنی ڈال رہا ہے۔ قرآن کریم لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر کا اصول بیان فرماتا ہے۔ مگر مولوی صاحب کا نام جس کی تغلیط کر رہا ہے۔ اور ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے کافی سامان اس نام میں ہی موجود ہے۔ کاش کہ مولوی صاحب کی عقل اس ضیاء کا ثبوت دیتی۔ جو ان کے نام میں بظاہر جمع کر دی گئی ہے۔

(۲) دوسرے صاحب مقبول احمد ساکن اسلام آباد حالی مقیم مدرسہ رحیمیہ نیلہ گنبد لاہور" ہیں۔ جنہوں نے ہمارے چیلنج کا حوالہ دے کر حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام ایک چیلنج ۲۶ مارچ ۱۹۲۵ء کے زمیندار میں شائع کرایا۔ اور اسی مضمون کا رجسٹری خط حضور کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت اقدس نے بجا طور پر جواب میں فرمایا کہ "چیلنج منظور کرنے کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔ وہ لاہور کی مقامی جماعت کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اور اس کو منظور کرنے یا نامنظور کرنے کے متعلق ان کو اطلاع دینی چاہیئے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آپ نے مجھے کیوں لکھا ہے"۔ آپ مدرسہ رحیمیہ کے طالب علم ہیں۔ لیکن اس عقل ودانش پر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ ہمارے چیلنج کا حوالہ دے کر حضرت اقدس کی خدمت میں تو لکھا۔ مگر ہمیں اطلاع تک نہ دی۔ حضور کے اس جواب سے ہی انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوجانا چاہیئے تھا۔ مگر الٹی خوشی منائی جا رہی ہے۔ کہ مرزا قادیان نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ بھلا ایسے مخبوط الحواس بھی مخاطبہ کے اہل ہوسکتے ہیں۔

(۳) تیسرے صاحب سمیع الرحمن قریشی چاٹگامی مقیم بنگلہ میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹری دروازہ لاہور" ہیں۔ یہ بھی مسجد نیلہ گنبد کے طلباء میں سے ہیں۔ اور اپنی ہستی کو الگ اور نمایاں ظاہر کرنے کے لئے انہوں نے مسجد کا حوالہ دینے کی بجائے میاں صاحب کی کوٹھی کا پتہ دے دیا تا پڑھنے والوں کو یہ خیال ہو۔ کہ کوئی علامہ دہر ہیں۔ جو میاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے ہیں۔ ان کی فضیلت میں ایک اور اضافہ ہو جاتا۔ اگر وہ یہ بھی درج کر دیتے۔ کہ فلاں مسجد کی خدمت سے وہ اپنا پیٹ پال رہے ہیں۔ ان عقل کے اندھوں کا مبلغ علم اتنا ہے کہ یہ ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ چیلنج کا جواب کس کو بھیجنا چاہیئے۔ ہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی خواہش نے انہیں چند سطریں لکھ کر دفتر زمیندار میں پہنچانے پر آمادہ کر دیا۔ جہاں پہلے سے ہی اس امر کے منتظر بیٹھے تھے۔ کہ اس قسم کی تحریر پہنچے۔ تو درج اخبار کرکے مولوی ظفر علی خاں صاحب کا گلو خلاص کرانے کی سعی لاحاصل کریں۔ لہذا ان کا اثر پیدا کرنے کے لئے "مولانا مولوی" کا القاب ان کے نام کے ساتھ ایزاد کر دیا۔

ان "مولویوں" کا تذکرہ تو عوام کی اطلاع کے لئے ہم نے ضمناً کر دیا ہے۔ اسے یہیں چھوڑ کر ہم مولوی ظفر علی خاں صاحب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی مہر خاموشی کو توڑ دیں۔ آپ حامی اسلام ہونے کے مدعی ہیں۔ اور یہ خدمت اسلام کا ایک موقع آپ کے سامنے درپیش ہے۔ اس کو ضائع نہ کریں۔ اور ہمارے قائمقام کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہو کر اس کا اعلان فرماویں۔ تاکہ دنیا کو آپ کی علمیت سے مستفیذ ہونے کا موقع ملے۔ اگر آپ کسی طرح اس پر آمادہ نہ ہوں۔ تو ادھر ادھر کی باتیں بنا کر خواہ مخواہ معاملہ کو طول دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب آپ کا دل ہی اس پر استوار نہ ہو۔ تو کوئی آپ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ اگر اب بھی آپ نے خاموش رہنا پسند کیا۔ یا صاف جواب کی بجائے آپ کے عملہ ادارت نے الٹ پلٹ اور خلاف متانت وسنجیدگی باتیں لکھکر معاملہ کو مخلوط ومشتبہ کرنے کی کوشش کی۔ یا مسجد کے درویشوں اور مدرسہ کے طلباء کی آڑ میں پناہ لینی چاہی۔ تو اس سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ آپ مباحثہ کے لئے تیار نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

۵ اپریل ۱۹۲۵ء

خاکسار

(سید) دلاور شاہ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

511

اشتہارات

تین روپیہ کی کتابیں مفت

جو صاحب رمضان کے مہینہ میں اخبار نور کے خریدار بنیں گے۔ جس کی سالانہ قیمت تین روپیہ ہے۔ انہیں ہندو دھرم کی حقیقت ۸؍ آریہ مذہب کی حقیقت ۸؍ پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب ۸؍ جملہ تین روپیہ کی کتابیں مفت دی جائیں گی اور محصول ڈاک بذمہ خریدار ہونگے۔ آج ہی درخواست بھیج دیجئے۔ پھر یہ نادر موقع مشکل ہاتھ آئے گا۔

پتہ

مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

موتیوں کے سرمہ کی دھوم مچ گئی

ڈاکٹر لوگ بذریعہ تار منگواتے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ہینزدہ سے تار دیتے ہیں۔ کہ دو تولہ موتی سرمہ فی الفور بھیجدیں۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ضعف بصر۔ خارش چشم۔ بین پپوٹوں کی سوزش۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ پھولا۔ جالا۔ دھند پڑبال۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے یہ سرمہ اکسیر ہے۔ اگر آپ اپنی پیاری آنکھوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی موتی سرمہ رجسٹرڈ کے لئے درخواست بھیج دیں۔ قیمت فی تولہ ... محصول ڈاک علاوہ۔

پتہ

مینجر کارخانہ موتی سرمہ رجسٹرڈ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار بموجب زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ،

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

کرپارام ولد نرائن داس ذات پروٹھی سکنہ منگن تحصیل شورکوٹ مدعی بنام یارا مدعا علیہ،

دعوےٰ ۔ ۲۰۰ روپیہ

اشتہار بنام یارا سردار اپسران احمد اقوام دیلانہ سکنہ چاہ لال والہ واقعہ جھنگو تحصیل شورکوٹ مدعا علیہ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۵ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ تحریر ۶ ۴/۲۵

مہر عدالت ۔ دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی،

بعدالت خواجہ غلام محمد صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر پی سی۔ ایس مقام کانگڑہ

دیوپل ولد سندر مل قوم سود سکنہ گری تحصیل زیرہ مدعی

بنام

مسمات اینکال بیوہ منشی رام ذات کورو سکنہ گری تحصیل زیرہ حال انب ضلع ہوشیارپور۔ مدعا علیہ

دعوےٰ ۴-۸۶۳ بنام مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں رپورٹ پیادہ و درخواست مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مسمات رینکال مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کر رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسمات اینکال ۲۷ اپریل ۱۹۲۵ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گی۔ تو اس کے برخلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی

آج بتاریخ ۳۱ ۳/۲۵ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت ۔ دستخط حاکم

دنیا میں بینظیر تحفہ حب اٹھرا اکبیر ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکبیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے۔ اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج اور غم میں مبتلا تھے۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہو کر عمر پانے والا اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً چھ تولہ خرچ ہوتی ہے جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جاوے گا۔

المشتہر

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تحفہ عید

لونگی ریشمی شہدی رنگ سیاہ ۶ گز قیمت ۸؍
لونگی اصلی ریشمی شہدی رنگ سیاہ و چینا ... گز ۸؍
ساڑھی ریشمی پھولدار لعہ سادی لعہ
بنیان ریشمی ہے۔ زنانہ ہے ۸؍ گلوبند ریشمی عہ

پتہ

مینجر فضل ٹریڈنگ کمپنی شہر۔ لودھیانہ۔ پنجاب،

رشتہ درکار ہے

دو لڑکیاں بعمر ۱۳ سال اور ۱۵ سال لکھی پڑھی ہیں۔ ان کے رشتہ کے لئے مبایع نوجوان اچھے روزگار والے ہوں۔ خط وکتابت معرفت

بابو عبدالسمیع احمدی ملٹری واچ مرچنٹ جتوگ ضلع شملہ

ایک استانی کی ضرورت ہے

جو لڑکیوں بچوں کو قرآن شریف اردو کی بخوبی تعلیم دے سکے اور سینا پرونا و امور خانہ داری بھی اچھی طرح سے سکھلا سکے۔ اگر کوئی ایسی استانی ہو۔ تو مجھ سے خط وکتابت کریں،

خاکسار:۔ سید عبدالحی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری

ہندوستان کی خبریں

——کلکتہ۔ ہندو سبھا کی مجلس استقبالیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ان مسودات پر بحث ہوئی (۱) فرقہ دار نیابت کا ضرر رساں نظام منسوخ کر دیا جائے۔ (۲) ہندوستان کے پہاڑی قبائل کی ترقی و اصلاح کے لئے ہندوؤں کی جماعت تیار کی جائے۔ (۳) جو ہندو دیگر مذاہب قبول کر چکے ہیں۔ انہیں پھر ہندو مت میں شامل کیا جائے (۴) مشرقی بنگال کے لئے جہاں ہندو عورتوں کا اغوا اکثر ہوتا ہے علی الخصوص اور باقی حصص ملک کے لئے علی العموم ہندو رضا کاروں کا جیش بنانا چاہیئے۔ جو ہندو عورتوں کی حفاظت کرے۔

——کلکتہ ۷ر اپریل۔ قصبہ تیتر گھاٹ میں جو کلکتہ سے پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پیر کے دن شام کے وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک شدید فساد ہوا۔ جب جلوس بھجن گاتا اور باجا بجاتا ایک مسجد کے سامنے سے گذرا۔ تو فساد ہو گیا۔

——پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اپنے لڑکے کے ہمراہ راولپنڈی کی سیر کے بعد موٹر کے ذریعہ واپس آ رہے تھے۔ کہ گولڑہ کے پاس موٹر الٹ گئی۔ اور پیر صاحب سخت مجروح ہو گئے ہیں۔

——دہلی ۱۰ر اپریل آج شب کو حکیم اجمل خاں صاحب یورپ جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر آپ کو الوداع کہنے کے لئے آپ کے بہت سے احباب موجود تھے۔ اس کے علاوہ کانگرس کے ارکان بھی موجود تھے۔ روانگی سے قبل حکیم صاحب نے بتایا۔ کہ سیاسیات سے قطعاً علیحدہ ہو کر وہ اپنی صحت کی بحالی کے لئے جا رہے ہیں۔

——کلکتہ میں ہڑتال کے باعث چمڑہ کے بودہ گودام بند ہو گئے۔ اور قریباً چار ہزار آدمی بیکار ہیں۔ قلیوں نے تنخواہ میں ۲۵ فیصدی اضافہ کا مطالبہ کیا تھا۔ جو حکام نے مسترد کر دیا۔

——کوہاٹ کی اطلاع ہے۔ کہ لالہ جیون داس سیکرٹری سناتن دھرم سبھا کو جس کے شائع کردہ رسالہ کی بنا پر کوہاٹ میں فساد ہوا۔ ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے دفعہ ۱۵۳۔ الف کے ماتحت ایک سال کی قید اور دفعہ ۵۰۵ کے ماتحت دس ماہ قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا یہ سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہونگی۔

——متولیان مسجد اہل قرآن لاہور نے مولوی ظفر علی خاں وغیرہ کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰-۵۰۱ ضابطہ فوجداری سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ عدالت نے مولوی ظفر علی خاں و دیگر ملزمان کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے۔

کی وجہ بیان کریں۔ مسجد مذکور میں امن امان قائم کرنے کے لئے ان سے ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت کیوں نہ لی جائے ۱۶ر اپریل کو عدالت میں حاضر ہونے کا حکم صادر کیا گیا ہے

——بنگال ناگپور ریلوے لائن پر ایک چلتی گاڑی کے بریک والے ڈبے میں آگ لگ گئی۔ گارڈ کو دکر نیچے اتر گیا۔ تاہم وہ اترنے سے پہلے بری طرح جل چکا تھا گاڑی کھڑی کی گئی۔ اور آگ بجھائی گئی۔

——لالہ لاجپت رائے نے ارکان وفد ہلال احمر کو لاہور میں چائے کی دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ ترکی کی عورتیں آزاد ہو کر دفتروں میں بے پردہ کام کرتی ہیں۔ توفیق بے نے جواب میں کہا۔ کہ صرف اسلام کی تعلیم کے مطابق عورتوں کو ان کے حقوق دے رہے ہیں۔

——۲۷ر مارچ کو دن کے بارہ بجے چارج ہوٹل نوشہرہ میں ایک میم صاحبہ نے دوسری میم صاحبہ کو جس کے ساتھ اس کی مدت سے ان بن چلی آتی تھی پستول سے ہلاک کر دیا

——اخبار فارورڈ نے آج اپنی تازہ ترین اشاعت میں انگلستان کے اخبار ویسٹ منسٹر گزٹ کی یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ اس وقت جب کہ لارڈ ریڈنگ کی جگہ لارڈ لٹن وائسرائے کی خدمات انجام دینے والے تھے۔ وہ یکایک بیمار ہو گئے۔ جس کی وجہ سے بڑی تشویش پھیل رہی ہے۔ ہندو اخبار مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ لارڈ لٹن کی غیر حاضری میں وائسرائے کا عہدہ سر عبد الرحیم کے سپرد کیا جائے۔ کیونکہ وہ سینیئر ممبر ہیں

ممالک غیر کی خبریں

——فری ٹاؤن ۶ر اپریل آر پلیس (جہاز جس پر شاہزادہ ویلز سیاحت کر رہے ہیں) یہاں پہنچ گیا ہے۔ شاہزادہ ویلز کے جہاز سے اترنے پر پرجوش استقبال کیا گیا۔

——لنڈن ۶ر اپریل۔ دیوان عام میں مسٹر ویجووڈ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آر نربی نے فرمایا۔ کہ شاہی فنڈ سے عربستان کے کسی حاکم کو مدد نہیں دی جاتی۔

——اطالیہ کا ایک اخبار یہ خبر شائع کرتا ہے۔ کہ ابن سعود شیخ سنوسی کو خلیفۃ المسلمین نامزد کر دے گا۔ نیز یہ تقرر یورپین حکومتوں کے لئے مضر اور اتحاد بین الاسلام کے لئے بڑا مفید ہوگا۔

——انگورہ کی پارلیمنٹ نے ممبران خاندان عثمانیہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ ان کو چھ مہینے کی مزید مہلت دیجاتی ہے۔

اس مدت میں ان کو چاہیئے۔ کہ اپنے اموال و متاع کو فروخت کر ڈالیں۔

——جدہ میں ایک نیا جنگی جہاز پہنچا ہے۔ اسے حکومت حجازیہ نے حکومت انگلستان سے خرید لیا ہے۔ اس کے ساتھ بہت سا سامان جنگ اور ایک ہزار بندوقیں بھی ہیں اور اسی جہاز میں دو مسلح موٹر بھی آئے ہیں جن میں تین تین مشین گنیں لگی ہوئی ہیں۔ جو جدید ضروریات جنگ کے لئے موزوں ہیں۔

——کپتان انڈسن نے جو ناروے کا ہوا باز ہے۔ بیان کیا۔ کہ قطب شمالی تک ہوائی سفر کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اور میں نے ایک بحری ہوائی جہازوں کے کارخانے کے منیجر کو دو بحری ہوائی جہاز تیار کرنے کا ٹھیکہ دیا ہے۔ آخر ماہ مئی میں ہوائی مہم روانہ ہو جائے گی۔ یہ جہاز سولہ سو میل کے لئے پٹرول اٹھا سکتے ہیں۔ اور سپٹس برگن سے قطب شمالی کا فاصلہ ۶۰۰ میل ہے۔ اس ہوائی سفر میں صرف سات گھنٹے صرف ہونگے۔ اور یہ مہم بارہ گھنٹے وہاں رہے گی۔ جو دیکھ بھال کے لئے کافی وقت ہے

——بلغاریہ میں ایک ڈاکو ہے۔ جس کی راہزنی کے کارنامے زبان زد خلائق ہیں۔ وہ کسی کے قابو نہیں آتا۔ اس کا نام یوسف ہے۔ اب اس نے بلغاریہ کی پولیس کو لکھا ہے۔ کہ اگر مجھے پانچ سو روپیہ نقد دیدو۔ اور قسطنطنیہ پہنچا دو۔ تو میں راہزنی ترک کرنے پر تیار ہوں۔ پولیس اس کی بات اس لئے ماننے پر تیار نہیں۔ کہ ممکن ہے۔ یہ روپیہ لے کر اپنی حرکات سے باز نہ آئے۔

——ماسکو ۲۰ر مارچ ایک برف کا تودہ پھسل کر سو گز تک ارکنگ کے پاس ریل کی پٹڑی پر چھا گیا۔ گاڑی جب وہاں گذری۔ تو پٹڑی سے اتر گئی۔ ۶ مقتول اور ۳۰ مجروحین کا پتہ چلا ہے۔

——محمد علی سابق شاہ ایران جو موجودہ شاہ ایران کے باپ ہیں۔ اختلاج قلب کے باعث انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نعش طہران بھیجی جائے گی۔

——ونڈھوک ۵ر اپریل۔ جنوبی و مغربی افریقہ کے قبیلہ ایبوبوتھ نے غیر مشروط طور پر اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس لئے خونریزی کے بغیر بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔

——لنڈن ۸ر اپریل۔ لارڈ انسن کا جنازہ بمقام سپٹ ہیڈ ڈریڈ ناٹ نامی جہاز پر رکھ کر بندرگاہ پورٹسماوتھ کو بھیجا جائیگا اور وہیں تدفین سے قبل رسم جنازہ ادا کی جائیگی۔

——لنڈن ۷ر اپریل۔ امید نہیں۔ کہ سر ولیم برڈووڈ موسم خزاں سے قبل ہندوستان تشریف لا سکیں۔